ہمارا پیام اور عہد امام جعفر صادقؑ

آیۃ اللہ شہید سید باقر الصدر علیہ الرحمہ

مترجم: مولانا سید رضی جعفر صاحب قبلہ (پاکستان)

امام جعفر صادقؑ کے زمانہ کی یاد منانے میں ہمارے لئے خصوصی طور سے ہدایت ورہنمائی کا سامان موجود ہے، کیونکہ جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں وہ بہت سی باتوں میں امامؑ کے زمانہ سے مشابہت رکھتا ہے لہٰذا ہم جوان کی یاد مناتے ہیں۔۔۔تو یہ صرف ان کی محبت وولایت، ان کی عظیم الشان تعلیمات سے وابستگی اور ان کے عظیم المرتبت آبائے کرام ؑ کی ہدایات کے بارے میں تجدید عہد ہی نہیں ہے۔۔۔بلکہ۔۔۔اس سے ہمارے ذہنوں میں امامؑ کی اس شدید معرکہ آرائی کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے۔۔۔جو اسلام کو دشمنوں کے حملے سے بچانے اور اس کی پاکیزگی وتابنا کی کو محفوظ رکھنے کے لئے تھی۔۔۔!

لہٰذا ضروری ہے کہ۔۔ہم اس طرح یہ یاد منائیں جو دشمنان اسلام اور انحراف پسند لوگوں سے دین کی خاطر مقابلہ اور مسلسل معرکہ آرائی میں جوش وجذبہ فراہم کرے۔

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے جس زمانہ میں زندگی گزاری، وہ ایسا پُرآشوب اور ذاتی خواہشات کے تصادم کا طوفانی دور تھا جس نے اسلامی معاشرے کو درہم برہم کر کے مختلف قسم کے جھگڑوں اور لڑائیوں میں جھونک دیا تھا اور گمراہ کن خیالات نے بعض مسلمانوں کے ذہنوں تک اس طرح رسائی حاصل کر لی تھی کہ اسلام اور اس کی عظیم الشان تعلیمات کے بارے میں ان کے ذہن مشکوک ہو چکے تھے۔

دشمنان اسلام اور اسلامی حلقوں میں گھسے ہوئے۔۔۔۔(منافق) لوگوں نے، مسلمانوں کے جنگ وجدال، اضطرابی کیفیت، باہمی اختلافات اور قومی انتشار سے، غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے درمیان، غیر اسلامی افکاروں اور نت نئے خیالات کو پھیلایا۔۔۔اور بغیر سوچے سمجھے، (اس وقت کے) مسلمان ان تمام باتوں کو قبول کرتے چلے گئے جس کی وجہ سے ان کے درمیان وبائی مرض کی طرح شک پھیلا اور یہ ایک ایسی بدعت ہوگئی کہ عالم نما افراد نے اس کو فروغ دیا، اس کا چرچا پھیلایا اور اس کے ذریعہ سے سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کی۔

امام جعفر صادقؑ نے اس پُرآشوب دور میں جو مختلف قسم کے فتنوں، بدعتوں اور ہواوہوس سے بھرا ہوا تھا، دینی جہاد کی ذمہ داری اٹھائی اور جب تک اس زمانہ کی ستمگروں نے۔۔۔۔۔آپؑ کی شمع حیات گل نہ کردی، آپؑ دلیری وپامردی کے ساتھ میدان جہاد میں ڈٹے رہے۔

آپؑ نے اپنے زمانہ کے سرکش خلفاء، والیانِ ریاست اور صاحبان اقتدار سے مقابلہ کیا۔ آپؑ نے ان لوگوں کو جب اسلامی احکام میں تحریف، رعایا پر ظلم اور قومی اقدار کا تمسخر اڑاتے ہوئے دیکھا، اور یہ محسوس کیا کہ وہ اپنے

افعال وکردار میں کسی قسم کی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے تو آپؑ نے ان لوگوں کے مقابلہ میں بالکل غیر لچک دار رویہ اختیار کیا، بلند آواز سے ٹوکا۔۔۔۔۔۔اور ملت مسلمہ کو اسلام کی عظیم الشان تعلیمات اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ یاد دلایا تاکہ اس زمانہ کے ظالم حکمرانوں کو توجہ دلائی جائے کہ قوم بیدار ہے اور نگہداشت کا عمل جاری ہے۔

دین اسلام کے بارے میں جو کج فہمی اختیار کی جارہی تھی، دنیاوی زندگی سے الگ تھلگ رہنے، کارزارِ عمل سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور لذائذ اور شادمانیوں سے منہ موڑنے ہی کو سچا دین قرار دیا جارہا تھا۔ امامؑ نے اس کی بھی مخالفت کی۔

حدیث کی کتابوں میں محفوظ ہے کہ آپؑ نے اپنے عظیم الشان بیانات میں، دنیاوی زندگی کے بارے میں اسلام کا موقف واضح کیا کہ اس نے عمل کی تاکید کی ہے اور خداوند عالم کی جانب سے مقررہ حدود کے اندر دنیاوی فوائد سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دی ہے۔

اسی طرح اس زمانہ میں الحاد وبے دینی کی جو تحریکیں ابھر رہی تھیں، جن کو دشمنان اسلام، مسلمانوں کی صفوں میں اس لئے پھیلا رہے تھے کہ ان کو کمزور کریں، اور۔۔۔۔۔ان پر تسلط وحکومت حاصل کرنے کے لئے ان کی زندگی کو اسلام سے دور کردیں۔

ان کے مقابلے پر بھی امام جعفر صادقؑ نے ہی اسلام کی پرچم کو بلند کیا، آپؑ اہل باطل کی سرکوبی کے لئے اٹھے۔ فلاسفہ۔۔دہریوں، متکلمین۔۔اور۔۔اصحاب رائے سے مناظرہ کیا۔

یہ وہ لوگ تھے۔۔۔۔۔۔جن کے ذہنوں میں سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو گمراہ کریں اور ان کے عقائد میں شک ڈالیں۔۔۔۔۔۔لیکن امامؑ نے حکیمانہ انداز سے ان کے فاسد خیالات اور بے بنیاد مغالطوں کی قلعی کھول دی، ان کے موقف کی کجی اور ان کی راہوں کی پیچیدگی ان پر واضح کی۔ انھیں حق بات کی طرف دعوت دی اور نہایت ہی حسین طریقہ سے ان سے مناظرہ کیا۔

ان کج رفتار اور گمراہ لوگوں کے ساتھ مناظروں کی بکثرت روداد، تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔

نیز امامؑ نے امامتِ کبریٰ اور خلافت الٰہیہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے ساتھ جو کہ اسلامی قانون سازی کا ماخذ ہے، اپنے اصحاب اور نمایاں شاگردوں کو، ان کی قابلیت اور استعداد کے لحاظ سے، فکری معرکوں میں مقابلے اور دشمنان اسلام اور منافقین کی طرف سے اٹھائے ہوئے طوفانوں کا سد باب کرنے کے لئے بھیجا۔

یہ حضرات اس فکری جہاد میں بہترین معاون ومددگار ثابت ہوئے جس کا امامؑ نے بیڑا اٹھا رکھا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ۔۔۔عقائد کے میدان کارزار میں آپ کے چیدہ چیدہ اصحاب (اور نمایاں شاگردوں) نے جو کارنامے انجام دیئے ان کا سرچشمۂ آغاز اور نقطۂ کمال آپؑ ہی کی ذات ہے۔

حضرت امام جعفر صادق ۔نے (باطل قوتوں سے) مقابلہ اور جدوجہد کی جو ذمہ داری سنبھالی تھی اس کے چند پہلو ہیں جو ہمارے لئے محرک کی حیثیت رکھتے ہیں تاکہ موجودہ دور میں اسلام کی خاطر ہم دشمنان دین اور گمراہ کن طاقتوں سے مسلسل جہاد پر کمربستہ رہیں۔

کیونکہ موجودہ دور میں باہر سے آئے ہوئے عقائد

ونظریات کی جس وبا کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس نے اسلام اور مسلمانوں کے وجود کو چیلنج کر رکھا ہے۔ اب یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں رہی کہ آج کل کے مسلمانوں کو عقائد ونظریات کے ایسے طوفان کا سامنا ہے جو اسلام کے بالکل خلاف ہے، اور جن کے پیچھے دشمنان اسلام کا یہ مقصد کارفرما ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مستحکم عقیدہ جو مسلمانوں کو شکست وریخت اور ہلاکت وبربادی سے بچا سکتا ہے، ان کے (دل ودماغ سے) نکال دیا جائے۔

مسلمانوں کے بعض علاقوں میں ان اجنبی افکار وخیالات کے پھیلنے کی وجہ سے، آج کل مسلمانوں کے عقائد میں جو کمزوری رونما ہوئی ہے اس کی واضح علامتیں اسلامی زندگی میں نمایاں ہونے لگی ہیں۔ بہت سے مسلمانوں کی زندگی میں۔۔۔۔۔اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے، جس کا عملی زندگی اور کردار کی روش سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا، وہ نام جس کا اگر کوئی اثر مسلمانوں کی عبادت میں باقی بھی رہ گیا ہے۔۔۔۔۔۔تو اپنے دینی بھائیوں سے تعلقات، دشمان دین کی حرکتوں پر نظر رکھنے اور زندگی کے بڑے بڑے مسائل کے سلسلے میں اس کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا۔

عقیدہ کی اس کمزوری نے، گمراہ کن نظریات کو بہت سے مسلمان حلقوں میں پھلنے پھولنے کو خوب موقع فراہم کیا۔ کیونکہ اس کا نمایاں اثر یہ ہوتا ہے کہ۔۔۔۔ان اسلامی اقدار سے دوری اختیار کر لی جائے جو حیات، کائنات، انسان اور اس کے مسائل کے بارے میں مسلمانوں کے موقف کی اساس وبنیاد ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛

اور دشمنان اسلام کو، اسلامی ممالک میں جو سیاسی اور فوجی اقتدار حاصل ہوا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ یہاں کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات، اصول وقواعد اور قوانین واقدار سے دور کرنے اور اسلامی زندگی کا رخ ایسے افکار وتصورات کی طرف پھیرنے میں کامیاب ہو گئے جن کا نہ اسلام سے کوئی تعلق تھا اور نہ وہ اسلام کے ساتھ ایک منزل پر جمع ہو سکتے تھے!!

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کا اسلام سے جو مضبوط رشتہ تھا وہ ٹوٹ گیا اور ان کی روزمرہ کی زندگی پر اس کا کوئی سایہ بھی باقی نہ رہا اور سچے اسلامی عقیدے سے یہ محرومی ایک وبا بن گئی۔ (جو ہر طرف پھیلتی چلی گئی)

یہ ہے وہ صورت حال، جس میں عالم اسلام زندگی گزار رہا ہے، اور یہ اس صورت حال سے بہت مشابہ ہے جو امام جعفر صادق　۔ کے زمانہ میں پیدا ہو گئی تھی جس کو تبدیل کرنے اور صحیح اسلامی ماحول پیدا کرنے کے لئے۔۔۔۔۔امامؑ نے مسلسل جدوجہد فرمائی۔

حضرت امام جعفر صادق　۔ اور ان کے آباواجداد طیّبین وطاہرین　ؑ نے ان تمام لوگوں کے لئے جو ان کے بعد، راہ خدا میں جہاد کریں، خداوندعالم کی طرف دعوت دینے کا راستہ واضح کر دیا ہے جو خالص اسلامی اور انسانی راستہ ہے جو منفرد بھی ہے، بےمثال بھی۔ جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے:

''اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِوَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔'' (سورۂ نحل: آیت ۱۲۵)

''اپنے پروردگار کی طرف، حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ بلاؤ اور (لوگوں سے) بہترین انداز میں بحث کرو۔''

اور خداوندعالم کی مدد ونصرت سے ہم ان ہی کے نشانِ قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ❁❁❁